لسانیات کی تعریف،اس کا دائرہ کاراور دیگر علوم سے رشتہ

لسانیات، اس علم کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ زبان کی ماہیت،تشکیل ،ارتقا،انتہا اور پھراس کی وفات سے متعلق آگہی حاصل ہوتی ہے۔مغربی ماہرین لسانیات نے ،لسانیات کے مقاصد کی وسعت و گونا گونی پر بڑے بڑے مقالے لکھے ہیں۔لیکن یہاں صرف اتنا بیان کرنا کافی ہے کہ زبانوں کا تجزیہ، ان کی تاریخ،ان کے باہمی ارتباط،ان کی معنوی ساخت اوران کی ظاہری تقسیم وگروہ بندی پر غور روخوض کرنا ،لسانیات کا سب سے بڑا مقصد ہے۔چونکہ زبان لفظوں سے بنتی ہے،اس لئے لسانیات کا تعلق عام طور پر لفظوں ہی سے ہوتا ہے۔وہ ان پر اس لئے غور نہیں کرتے کہ ان کے معانی ومطالب دریافت کریں بلکہ وہ چاہتے ہیں کہ ان کی تاریخ معلوم کریں۔

ایک ماہر لسانیات ،الفاظ کے ٹکڑے کرکے دیکھتا ہے،تا کہ معلوم کرے کہ وہ کن اجزا سے مرکب ہیں اوران اجزا کا ایک دوسرے سے کیا تعلق ہے۔اسی طرح وہ یکے بعد دیگرے ہر زبان کی طرف متوجہ ہوتا ہےاوراسی نہج پران سب کی تحقیق کرتا ہے۔اس سے علم لسانیات کا مقصد یہ ہے کہ ان مطالعات کے نتائج کا ایک دوسرے سے مقابلہ کرکے یہ فیصلہ کیا جائے کہ فلاں فلاں علاحدہ زبانوں میں کون کون سی خصوصیات مشترک ہیں۔اورآخر میں وہ ان اسباب کو معلوم کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ جوان زبانوں کی تشکیل میں سرگرم رہے ہیں۔اگر وہ اس کوشش میں کامیاب ہوگیا تو سمجھنا چاہئے کہ وہ زبانوں کی زندگی کے ارتقااور تغیر کی ماہیت سے واقف ہوگیا اور یہی علم لسانیات یا علم زبان کا خاص مقصد ہے۔

علم لسانیات کے اس نقطۂ نظر سے واقف ہونے کے بعد ایک سوال یہ پیدا ہوسکتا ہے کہ جب زبان سیکھنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ اس میں گفتگو کی جائے تو پھر اس تحقیق کی کیا ضرورت ہے کہ الفاظ کیوں کر بنے ،ان کی خصوصیات کیا ہیں،ان کا دائرہ کار کیا ہےاور دیگر علوم سےاس کا رشتہ کیا ہے۔کسی زبان کی تعلیم حاصل کرنے والے کے لئے اس سے زیادہ کی ضرورت بھی نہیں۔مگر معلوم ہونا چاہئے کہ الفاظ

،اشیاء کے محض نام ہی نہیں بلکہ وہ خود بھی اشیاء ہوتے ہیں اور اکثر دفع تو نہایت طاقتور اشیاء ثابت ہوتے ہیں ۔درحقیقت الفاظ،وہ پائدار اشیاء ہیں جن کی پیدائش،ارتقا،زوال اور فنا کی تاریخ ایک ناول سے زیادہ دلچسپ ہوتی ہیں ۔نہ صرف یہ بلکہ انسانی ذہن کے ارتقا کے متعلق معلومات بھی فراہم کرتی ہیں ۔

علم لسانیات کا سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ یہ صرف لسانیات والوں کو ہی فائدہ نہیں پہنچاتا بلکہ دیگر علوم وفنون کے ماہرین کو بھی اس کی طرف متوجہ کرتا ہے ۔نفسیات،عمرانیات اور بشریات پر تحقیق کرنے کے سلسلے میں لسانیات کی مدد،کئی طرح سے ناگزیر ثابت ہوتی ہے ۔اور یورپ اور امریکہ میں جہاں انسانی ذہن اور زندگی کے ہر شعبہ کی جانچ پڑتال کی جارہی ہے،اصول وارتقائے لسانیات سے جگہ،جگہ فائدے حاصل کئے جارہے ہیں ۔مثلاً ماہرین نفسیات،ابتدا میں لسانی طرز ارتقا کی طرف زیادہ متوجہ نہیں تھے،مگر اب زبانوں کے تجزیہ کی طرف خاص احتیاط اور توجہ کے ساتھ مائل ہوگئے ہیں ۔تاکہ انسانوں کی عادات وروایات وغیرہ پر کامیابی سے روشنی ڈالی جاسکے ۔اس سلسلے میں معروف ماہر نفسیات جے۔آر۔کینٹور J.R.Kantor نے زبانوں کے نفسیاتی پہلو پر بحث کی ہے اور لسانیات کو نفسیات کے اصول وضوابط کی روشنی میں دیکھنے کی کوشش کی ہے۔

فلسفیوں نے بھی اس طرف خاص توجہ دی ہے ۔انہوں نے زبان اور خیال کے باہمی تعلق کی نسبت گہری دلچسپی ظاہر کی اور علم اور تجربوں کی جماعت بندی اور عادتی وروایتی اشاروں کے ساتھ معانی ومطالب کے تعلق پر بحث کرنے کے دوران اصول لسانیات سے فائدہ اٹھایا ہے ۔خاص طور پر کیسرر Cassirer اور رچرڈ (Richard) جیسے بلند پایہ فلسفہ داں تو لسانیاتی معاملات میں غیر معمولی انہماک رکھتے ہیں ۔ان کی کوششوں سے نئے نئے نقاط نظر پیدا ہوئے ،جن میں سے کچھ فلسفہ اور لسانیات دونوں کے لئے اہم مفید ہیں ۔

ماہرین عمرانیات اور بشریات کو، لسانیات سے اس لئے دلچسپی پیدا ہوئی کہ انسانوں کی اجتماعی خصوصیات اور ذہنیت کو سمجھنے کے لئے سب سے پہلے لسانی مسئلہ سے ہی فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔اس سلسلے میں I.B.Molinovski کے وہ خیالات بہت اہم ہیں جو ابتدائی انسانوں کے لسانی اظہار اور اشاروں سے متعلق ہیں۔اجتماعیات کے علما، زبان کی قدر اس لئے کرنے لگے ہیں کہ وہ اجتماعی گروہوں کے اشاریہ یا نمائندہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔

ان کے علاوہ جملہ تاریخی تحقیقات میں بھی لسانیات کا مطالعہ عملی طور پر فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔قدیم اقوام کے عادات واطوار اور رسم و رواج کی نسبت معلومات حاصل کرنے کا واحد ذریعہ قدیم زبان ہے۔جس کے پراگندہ نمونے، ان قوموں کے باقی ماندہ افراد کے سینوں میں صدیوں بعد تک محفوظ رہتے ہیں اور جو لسانیات کی مدد سے منظم ہو کر تشریح حاصل کرتے ہیں۔

اس طرح دیکھئے تو علم لسانیات کا دائرہ کار مختلف علوم وفنون تک پھیلا ہوا ہے۔یہاں تک کہ مختلف اقوام کی تاریخ اور ماقبل تاریخ کے حالات کا اندازہ کرنے میں لسانیات سے زیادہ مفید کوئی اور علم ثابت نہیں ہوا ہے۔مثال کے طور پر مقامات کے ناموں کے تشریح وتجزیہ ہی کو لیجئے جس کی مدد سے آج یورپ اور مغربی ایشیا کی قدیم ترین تاریخیں مرتب کی جارہی ہیں۔

☆☆☆